روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 3 جنوری 2006ء 2 ذوالحج 1426 ہجری 3 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 2

شکر ادا کرنے کا طریق

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے۔ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی ثناء المعروف حدیث نمبر 1958)

قادیان کے کامیاب جلسہ کا انعقاد۔ افضال الٰہی کا نزول۔ ایم ٹی اے کی تاریخی کارکردگی کا تذکرہ اور شکرانہ کی تلقین

شکر کا طریق یہ ہے کہ عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ حقوق العباد ادا کئے جائیں

نئے سال کا آغاز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں تا مزید انعامات نازل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 30 دسمبر 2005ء بمقام قادیان کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 دسمبر 2005ء کو قادیان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے شکرگزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ شکر کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کئے جائیں۔ حضور انور نے نئے سال کی مبارکباد دی اور فرمایا کہ نئے سال کا آغاز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں تاکہ مزید انعامات و افضال نازل ہوں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ الزمر کی آیت نمبر 67 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ’’بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکرگزاروں میں سے ہو جا‘‘ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہمارا جلسہ سالانہ قادیان اختتام کو پہنچا جو احمدی اس جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھے اور اپنے اندر ایک روحانیت اترتی دیکھی۔ حضرت مسیح موعود نے تائید الٰہی سے جس جلسے کا آغاز 100 سال قبل فرمایا تھا آج بھی وہ تائیدات اس میں شامل ہونے والوں کے چہروں پر نظر آ رہی ہیں۔

حضور انور نے احمدیہ ٹیلی ویژن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ بہت بڑی نعمت ہے جس کی بدولت دنیا کے کونہ کونہ میں احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کے عظیم الشان نظارے دیکھے۔ اس کے ذریعہ لائیو ٹرانسمیشن بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ 14 دسمبر تک سب مایوس ہو چکے تھے کہ براہ راست نشریات نہ ہوسکیں گے لیکن اسی دن دوپہر کو خاص اجازت نامہ مل گیا اور 16 دسمبر کا خطبہ لائیو نشر ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کی دلیل ہے کہ میں تیرے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچاؤں گا اور تیرے سب کام سنواروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہیں کہ ہم خدا کے سامنے زیادہ سے زیادہ جھکتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے بنیں۔ حضور انور نے ایم ٹی اے کے جملہ کارکنان کیلئے خصوصی دعا کی تحریک کی اور فرمایا کہ یہ اپنی نوعیت کا خاص چینل ہے جو زیادہ تر رضاکاروں کے ذریعہ اور بغیر اشتہارات کے 24 گھنٹے چلتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں بھی جلسہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح برستے ہیں اور پھر جلسے کے بعد نئی منزل نظر آ رہی ہوتی ہے جو شکرگزاری کی طرف متوجہ کرتی ہے اب اس بستی سے اتنا کامیاب جلسہ ہوا جہاں پہلے جلسہ میں 75۔ افراد شامل تھے اور اس بستی کو صرف چند لوگ جانتے تھے مگر مسیح پاک کی دعاؤں کے طفیل اس جلسہ میں 70 ہزار حاضری تھی اور آج دنیا کے کونہ کونہ میں قادیان کی آواز گونج رہی ہے ہمارے سر اور دل شکر کے جذبات سے لبریز ہو جانے چاہئیں۔

حضور انور نے شکرگزاری کے طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد رکھنی چاہئے کہ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور ایسے اعمال بجالاؤں جو تیرے پسندیدہ ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر تب ادا ہو سکے گا جب آپ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق شکرگزاری کے جذبہ کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا کر رہے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ اس کے بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہونگے۔ میاں بیوی کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے، صلح کی کوشش کرنے والے اور بھائیوں کو معاف کرنے والے بن جائیں گے۔

حضور انور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ جلسہ جب ختم ہوا تو نظارت دعوت الی اللہ کے اسرار پر میں نومبائعین کے بلاک کی طرف گیا تو ان کی عدم تربیت اور ڈسپلن نہ ہونے کے باعث تھوڑی دیر کیلئے بدانتظامی ہوئی اور سیکیورٹی والوں کو ہمت کرنی پڑی۔ اس پر بھی ہم اللہ کے شکرگزار ہیں کہ ہر نقصان سے اس نے محفوظ رکھا۔ حضور نے فرمایا کہ نئے سال کا آغاز شکر کے ساتھ کریں۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں نازل ہوئیں ان پر اللہ کا شکر کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں تاکہ آئندہ مزید نعمتیں نازل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اس جلسہ میں 70 ہزار حاضری قادیان میں ہونے والے جلسوں کی ریکارڈ حاضری تھی۔ سات آٹھ ہزار بیرونی ممالک کے احمدی ہوں گے۔ یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ اتنی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا۔ ان کی رہائش اور کھانے کا احسن رنگ میں انتظام کرنا۔ اگر ہم اللہ کی نعمتوں اور فضلوں کو شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہر احمدی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا چلا جائے کیونکہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مزید نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس لئے شکرگزاری کرتے ہوئے نیکیوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں بکثرت آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر اور درود کو ہمیشہ کیلئے زندگی کا حصہ بنالیں۔ پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جھولیاں بھرنے کیلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

نظام وصیت پاک کرنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔‘‘

(رسالہ وصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

دارالضیافت کے ذریعہ قربانی کرنے والے متوجہ ہوں

بیرون ربوہ و پاکستان کے جو احباب ربوہ میں جماعتی انتظام کے تحت قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

1۔ قربانی بکرا -/5500 روپے
2۔ قربانی حصہ گائے -/2700 روپے

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

پلاسٹک و کاسمیٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک سرجری۔ کاسمیٹک اور ہیر ٹرانسپلانٹیشن کے ماہر مورخہ 8 جنوری 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

فضل عمر ہسپتال کا ویب سائٹ ایڈریس (www.foh-rabwah.org) ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ سے نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کے ضامن ہیں۔ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے

آپ مجھے پیارے ہیں اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 مئی 2005ء (13 ہجرت 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت سلام، دارالسلام، تنزانیہ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے (۔) (انفال: 30)(۔)(الحدید: 29)۔ یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خداتعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا۔ تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 177-178)

یہاں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صرف دعویٰ ہی کافی نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہوں۔ بلکہ اگر اپنے ہر عمل سے یہ ثابت کرو گے کہ اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف خدا کا خوف ہے، اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف یہ کہ میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، میں کوئی ایسا کام نہ کروں جو اس کی ناراضگی کا باعث بنے۔ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مجھے خدا محبوب ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ کبھی اس کا اظہار ہوگیا اور کبھی نہ، بلکہ اب یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔ کوئی دنیاوی لالچ اور کوئی رشتہ تمہیں خداتعالیٰ سے زیادہ محبوب نہ ہو، تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔

تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 81)

یہ چند برائیاں گنوا کر آپ نے یہی فرمایا ہے کہ تمام برائیوں سے اس لئے بچنا اور تمام نیکیوں کو اس لئے اختیار کرنا ہے کہ اللہ کا پیار حاصل ہو۔ اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اور جب تم یہ معیار حاصل کر لو گے تو سمجھو کہ تم نے خداتعالیٰ کا پیار حاصل کر لیا ہے۔ اور جب خداتعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا تو یاد رکھو کہ وہ انسانوں کی طرح پیار نہیں کرتا کہ کبھی دوستی نبھائی اور کبھی نہ نبھائی اور کبھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ جو شخص تقویٰ پر قائم ہو جائے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ اس قدر فکر کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش سے پتہ لگ رہا ہوگا کہ یہ شخص وہ ہے جو تقویٰ پر قائم ہے اور ایک دنیادار میں اور اُس میں ایک واضح فرق ہے۔ تقویٰ پر قائم شخص کو اللہ تعالیٰ سرتاپا نورانی بنا دیتا ہے۔ اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی جس سے اللہ تعالیٰ کے نور کا اظہار نہ ہو رہا ہو۔ اس کا ہر عمل، اس کا ہر فعل اور اس کی ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو رہا ہوگا۔ اور ایسا شخص جب کسی مجلس میں جائے گا، جہاں بھی جائے گا اس کا ایک رعب ہوگا۔ خداتعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہوگی۔ پس آپ فرماتے ہیں کہ یہی تقویٰ ہے جو ہر احمدی میں ہونا چاہئے۔ اگر ہر احمدی یہ حاصل کر لے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق تم میں اور غیر میں ایک واضح فرق ظاہر فرما دے گا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہئے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ سے نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کے ضامن ہیں۔ ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس طاقت ہے اور نہ وسائل ہیں۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے تو ہم غیر کا ایک منٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا، اگر ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کر لیں گے، اگر ہم اپنے دل میں خداتعالیٰ کی محبت پیدا کر لیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں وہ طاقتیں عطا کروں گا جن کا کوئی غیر اور کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہو کر ہم نے جو یہ عہد کیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں گے، اس کی عبادت بجا لائیں گے، اس کے حکموں پر عمل کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، مخلوق کے حقوق ادا کریں گے، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے، کسی کا حق نہیں ماریں گے، تکبر نہیں کریں گے، بیوی خاوند اور خاوند بیوی کے حقوق ادا کرے گا اور صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ حقوق ادا کرو تو تبھی ہم متقی کہلا سکتے ہیں۔ جب یہ سارے حقوق ادا کریں گے تو ہی متقی کہلا سکیں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی اس لئے ڈالتا ہے کہ خدا کی رضا حاصل کروں تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی ثواب دیتا ہے۔ پس جو کام بھی آپ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کریں گے وہ تقویٰ ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سوچ کے ساتھ آپ اپنا ہر فعل کر رہے ہوں گے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت کبھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ صرف آپ جماعتی لحاظ سے مضبوط ہوں گے بلکہ ذاتی طور پر بھی معاشرے میں آپ کا مقام بلند ہوگا۔ آپ کے مال اور اولاد میں خدا تعالیٰ برکت نازل فرمائے گا اور آپ کو عزت کا مقام عطا فرمائے گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الحجرات: 14) یعنی اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ معزز کہے اسے پھر دنیا میں ذلیل ہونے کے لئے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ جو سب دوستوں سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والا ہے یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا داروں کے مقابلے میں اپنے بندے کو ذلیل و رسوا کرائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انبیاء کو دنیا داروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ دنیا دار ہر کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اس کے پیغام کو پھیلنے نہ دیں۔ دنیا کی نظر میں اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کیا خدا نے کبھی ان کو چھوڑا ہے؟ کبھی نہیں۔ نبی تو پھر خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے اور دنیا میں کامیاب کر کے چھوڑتا ہے یا نہ ماننے والوں کو سزا کے طور پر مختلف شکلوں میں عذاب دیتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ایک عام آدمی کو بھی جو تقویٰ پر قائم ہو، نہیں چھوڑتا۔ جو اُس سے تعلق جوڑ لیتا ہے وہ اپنے وعدے کے مطابق اس کی عزت قائم کرتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس میں استحکام ہونا چاہئے، اس میں مستقل مزاجی ہونی چاہئے، اور ذرا سے ابتلا سے دنیا سے ڈر کر جو سب دوستوں سے بڑھ کر دوست اور ولی ہے اس کا در چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ اگر مستقل مزاجی سے اس کے در پر جھکے رہیں گے اور اس کا دامن پکڑے رہیں گے تو وہ نہ صرف ہر مشکل سے بچائے گا بلکہ رعب بھی قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تو ایسا باوفا دوست ہے کہ اپنے بندوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کی تکلیفیں دور کرنے کی فکر میں بھی رہتا ہے اور ان کے لئے ان تکلیفوں کو دور کرنے کے راستے نکالتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (الطلاق: 3) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے تکلیفوں اور پریشانیوں سے بچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے در پر آنے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے متعلق یہ بھی فرماتا ہے کہ میں ان کے رزق میں بھی برکت ڈالتا ہوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بے تحاشہ مال ہونا بھی رزق میں برکت ہے۔ ٹھیک ہے اگر کسی نیک آدمی کے پاس مال ہے تو یہ اُس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس سے وہ اپنے ساتھ اپنے بھائیوں کی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مال میں برکت اس طرح بھی ڈالتا ہے کہ ایک بندے کو بہت سی لغویات اور گناہوں سے بچا کر رکھتا ہے۔ مثلاً جوا، شراب، زنا وغیرہ سے بچایا ہوا ہے۔ اور اسی رقم سے جہاں ایک احمدی (۔) اپنے بیوی بچوں کے خرچ بھی برداشت کرتا ہے اور چندے بھی دیتا ہے وہاں اتنی رقم سے لغویات اور گناہوں میں مبتلا ایک شخص کے گھر میں ہر وقت دنگا فساد اور بے برکتی ہی رہتی ہے اور غلاظت اور پھٹکار ہی ہر وقت ایسے گھروں میں پڑی رہتی ہے۔ غرض ایک برکت جو ایک متقی کے پیسے میں ہے وہ غیر متقی کے پیسے میں نہیں۔ پھر ضروریات زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ بعض دفعہ متقی شخص کے لئے ایسے ذرائع سے رقم کا انتظام کر دیتا ہے جو اس کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (الطلاق: 4) یعنی متقی کو اللہ تعالیٰ وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ تو جب اس حد تک تقویٰ بڑھ جائے گا کہ انسان اس پر توکل کرتے ہوئے غیر اللہ کے سامنے نہ جھکے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کے دینے کے نظارے بھی دیکھتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:

"ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (۔) (الطلاق: 3) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا اِس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمٰن نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء بحوالہ تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود زیر سورۃ الطّلاق آیت نمبر 3)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ اور ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے"۔ فرمایا: "(۔) (الطلاق: 3-4) خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مَخْرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اُس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے"۔

فرماتے ہیں کہ: "اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں۔ اور اس کا نام صراط مستقیم ہے"۔

فرمایا: "کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مَست رہتے ہیں"۔ فرمایا کہ: "میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ رکھتا ہوں۔ وہ ایک سَعِیر اور سلاسل و اَغلال میں جکڑے ہوئے ہیں"۔

(الحکم جلد 5 نمبر 11 مورخہ 24/ مارچ 1901ء)

تو فرمایا کہ اصل چیز تقویٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کا کفیل ہوتا ہے۔ لیکن کسی کو خیال آسکتا ہے کہ کافروں کے پاس بھی اتنا پیسہ ہے وہ عیش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہیں ان کے دلوں کا حال نہیں پتہ۔ گو وہ بظاہر عیش کر رہے ہوتے ہیں لیکن فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ ان کے دل میں ایک آگ ہوتی ہے جس میں وہ جل رہے ہوتے ہیں۔ ایک ایسے لوہے کے طوق میں ان کا گلا پکڑا ہوا ہوتا ہے جس سے وہ نکل نہیں سکتے۔ دنیا دار بیچارے کو یہی فکر رہتی ہے کہ کہیں ان کا پیسہ ضائع نہ ہو جائے۔ آج کل مختلف قسم کی بیماریاں بھی ایسے لوگوں کو ہیں جو عموماً متقیوں کو نہیں ہوتیں۔ متقی انسان کو اگر کوئی فکر ہوتی ہے تو وہ اس غم میں گھلتا ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ لیکن دنیا دار کی دولت ذرا سی بھی ضائع ہو جائے تو اس کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ پھر وہ اور مختلف قسم کی عیاشیوں میں پڑا ہوتا ہے جس سے مختلف قسم کی بیماریوں کا حملہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ اپنی دولت کے حساب میں ساری ساری رات جاگتے ہیں اور اسی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اگر کسی کے پاس دولت ہے اور تقویٰ نہیں ہے تو یہ دولت بھی ایک وبال ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "یہ (آیت) ایک وسیع بشارت ہے۔ تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہوگا۔ اس کا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کر دے گا"۔ (الحکم جلد 5 نمبر 42 مورخہ 17/ نومبر 1901ء)۔ لیکن یہ بات بہرحال یاد رکھنی چاہئے کہ کامل تقویٰ ہوگا تو اللہ

تعالیٰ کے وعدے بھی پورے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی'' یعنی خوش مزاجی اور غصہ ''خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے''۔

پھر فرمایا کہ: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں''۔

فرمایا کہ: ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

پس دیکھیں آپ لوگ جو افریقہ کے اس ملک میں بیٹھے ہیں، حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی شاخیں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آپ کی جماعت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے۔........... آپ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے، اُس کے آگے جھکتے ہوئے، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے .... مسیح زمان کی جماعت سے چمٹے رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ذاتی طور پر بھی اور بحیثیت جماعت بھی اپنے وعدے کے مطابق اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازتا رہے گا۔ اور یقیناً آپ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کے مصداق ٹھہریں گے جس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان، نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 109)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ہمیشہ صدق کے قدم پر چلنے والے ہوں اور ہمارے ہر عمل سے تقویٰ ظاہر ہوتا ہو۔ یہاں ایک اور بات میں بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ آپ میں خلافت سے محبت اور وفا کا جذبہ قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر قائم رکھتے ہوئے اس مضبوط بندھن کو اور مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے بھی آپ سے پہلے سے بڑھ کر محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ مجھے پیارے ہیں اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں۔ اور ہر وہ شخص مجھے پیارا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔........... اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے یہ سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو

اپنے مال کی وصیت کرنا نیکی اور تقویٰ کی علامت ہے اور وصیت مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا معیار ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرمودہ 4 مئی 1928ء کا ایک حصہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ایک سال کے قریب ہوا میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وصیت کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مومن اس کی اہمیت اور عظمت کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا۔ باقی امور ایسے ہیں جو عام الہام کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں مگر وصیت کا مسئلہ ایسا ہے جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا۔ اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔ کئی لوگ تو اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور کئی یہ اقرار کر کے خاموش ہو جاتے۔ پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں مگر اس کے لئے راہ نہ پاتے اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں؟ پھر بیسیوں تھے جنہوں

کی معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کر دیا اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں معلوم نہیں میں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کر دی۔ نے اس اقرار کو پورا کیا اور بیسیوں ایسے تھے جو حیران تھے کہ کیا کریں؟ پھر جو اقرار کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اقرار پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ان کی مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سی تھی جو کہ اپنے ایک بھانجے پر جب ناراض ہوئیں تو انہوں نے قسم کھائی اور کہا میں اس سے نہ ملوں گی اور اگر ملوں تو کچھ صدقہ دوں گی اس صدقہ کی انہوں نے تعیین نہ کی تھی۔ آخر صحابہؓ کے دخل دینے اور بھانجے کی معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کر دیا اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں معلوم نہیں میں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کر دی۔

تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں کیونکہ وصیت میں شرط ہے کہ

’’خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔‘‘

پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو۔ تو وہ لوگ جن کے دل میں عدم اطمینان تھا اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں ان کے لئے حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا کہ وہ وصیت کریں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

’’میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہوگئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔‘‘

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود نے حد بندی کر دی ہے۔ اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم 1/10 حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے اور زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کر سکتا ہے کہ وہ رشتہ دار جو اس کے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دے دے یا تین چوتھائی دے دے مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے وہ دوسروں کے محتاج نہ ہو جائیں۔

غرض حضرت مسیح موعود نے یہ ایک ذریعہ رکھا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا۔ جس وقت آپ نے یہ طریق بیان کیا اسی وقت یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

’’ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے‘‘۔

.... اپنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی اور تقویٰ کی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار چاہتا تھا کہ اس کا کوئی ظاہری ثبوت ہو اس کی علامت وصیت رکھی گئی اور یہ دائمی قربانی ہے۔ یعنی جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے یہ قربانی کرنی پڑتی ہے مگر دروازہ سے گزر جانا تو معمولی بات ہے اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔

تو وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعود کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تک اس کی عظمت سے واقف نہیں ہیں۔ اور جس طرح قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا نظام قائم ہوتا ہے اور نیا مسئلہ جاری ہوتا ہے تو اکثر لوگ اس کے سمجھنے میں کوتاہی کرتے ہیں اسی طرح بہت سے لوگوں نے وصیت کے معاملہ کی حقیقت کو بھی نہ سمجھا بلکہ انہوں نے بھی نہ سمجھا جن کے سپرد اس کا نظام کیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی ایسی وصیتیں کی گئیں کہ ایک شخص کی ماہوار آمدنی تو کئی سو کی تھی مگر اس کا مکان بہت معمولی حیثیت کا تھا اس نے مکان کی وصیت کر دی اور لکھ دیا کہ اس کا 1/10 حصہ وصیت میں دیتا ہوں۔ حالانکہ اگر اندازہ لگایا جاتا تو مکان کا جو حصہ وصیت میں دیا گیا وہ اتنی مالیت کا بھی نہیں تھا کہ ماہوار آمدنی کا بتیسواں حصہ ہی بن سکتا۔ میں نے اس کی اصلاح کی میں نے کہا مقبرہ بہشتی کی غرض یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں مگر کون خیال کر سکتا ہے کہ ایک شخص جو دو تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کر دیتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہو جاتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے اور جن کے متعلق آئندہ نسلوں کا فرض ہوگا کہ خاص طور پر دعا کریں۔ اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ جھوٹا نہیں تو میں اسے بے وقوف ضرور کہوں گا اور سمجھا جائے گا کہ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے تو وصیت کا نظام اس لئے قائم کیا ہے کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے جو ہر مہینہ اپنے لباس یا کھانے یا اپنی بیوی بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا صرف کرتا ہے اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دے دیتا ہے یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہوار آمدنی کو چھوڑ کر معمولی مکان کی وصیت کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود کی منشاء کے مطابق نہ تھا۔ مثلاً ایک شخص وصیت کرتا ہے جس کا معمولی مکان تھا اس نے اپنی وصیت میں لکھا۔ کہ ’’اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ملازم ہوں میری تنخواہ چار روپے ہے اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ادا کرتا رہوں گا۔ یا اگر آئندہ میری کوئی اور جائیداد یا تنخواہ بڑھ جائے تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ اور میرا ایک مکان ریاست مالیر کوٹلہ میں ہے وہ خاص میری ملکیت ہے۔ اس میں اور کسی کا کوئی حصہ اور نہ حق ہے اس کے آٹھواں حصہ کی بھی انجمن احمدیہ مالک ہے‘‘۔

چونکہ مکان آمد پیدا کرنے والا نہ تھا اس لئے اسے وصیت کے لحاظ سے جائیداد نہ قرار دیا گیا۔ تو وصیت کے لئے دسواں حصہ سے مراد اسی آمد کا دسواں حصہ ہے جس پر گزارہ ہو۔ ایک زمیندار ہے اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دے دیتا ہے تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے گزارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین چار سو ماہوار تنخواہ پاتا ہے یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے وہ اگر وصیت میں جدی مکان کا کچھ حصہ دے کر پچاس یا ساٹھ یا سو روپیہ دے دیتا ہے تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا۔ وصیت کے لحاظ سے وہ جائیداد والا نہ تھا اس کی آمد تھی اس آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہئے تھا۔

حضرت مسیح موعود نے تو ترکہ کا لفظ رکھا ہے یعنی وصیت کرنے والے کے ’’تمام ترکہ‘‘ سے مقررہ حصہ وصیت میں لیا جائے۔ پھر کیا اگر کوئی شخص صرف دھوتی اور کُرتا چھوڑ مرے تو اسی کو اس کا ترکہ قرار دیا جائے گا اور پھر اس کا دسواں حصہ لے کر سمجھ لیا جائے گا کہ اس نے وصیت کا حق ادا کر دیا۔ پس جب کپڑوں کا ایک جوڑا بھی ترکہ کہلا سکتا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

’’ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔‘‘

اس کا کیا مطلب ہوا؟ کیا حضرت مسیح موعود کا منشاء جائیداد نہ ہونے سے یہ تھا کہ ایسا شخص جو ننگا پھرتا ہو اسے بغیر وصیت کے دفن کیا جائے۔ دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک چلے جاؤ کوئی ایسا انسان نظر نہ آئے گا جو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ اپنے اردگرد رسی ہی لپیٹے ہوئے ہوگا یا کیلے کے پتے ہی باندھے ہوئے ہوگا وہی اس کا ترکہ اور جائیداد ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود کا یہ کہنا کہ جس کی جائیداد نہ ہو اس کا تقویٰ اور خدمت دین دیکھی جائے گی بے معنی کلام ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کبھی خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ ایک شخص دین کی بڑی خدمت کرنے والا، بڑا متقی ہو مگر مادرزاد ننگا رہتا ہو۔ اگر اس کے پاس لنگوٹی ہوگی تو وہی اس کا ترکہ ہوگا کیونکہ جو چیز انسان مرنے کے بعد قبر میں نہیں لے جاتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا ترکہ ہے۔ پس اس طرح کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جس کی کوئی جائیداد نہ ہو۔ کوئی اگر لنگوٹی باندھے رہتا ہوگا تو اسے بھی مرنے کے بعد کفن پہنا دیا جائے گا اور اس کی لنگوٹی قبر سے باہر رہ جائے گی یا اگر اس کی پھٹی پرانی جوتی ہوگی اور وہ قبر سے باہر

رہے گی تو وہی ترکہ ہوگا۔ پس یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا انسان ملے جس کی ترکہ کے لحاظ سے کوئی جائیداد نہ ہو۔ اور جب حضرت مسیح موعود نے یہ لکھا ہے کہ جس کی جائیداد نہ ہو اس کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا اور طریق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جائیداد نہ ہونے سے مراد آمدنی کا نہ ہونا ہے۔ یعنی جس کے گزارہ کی کوئی معین صورت نہ ہو وہ بغیر جائیداد کے وصیت کرسکتا ہے۔

تھوڑے دن ہوئے مجھے رپورٹ پہنچی تھی کہ کسی شخص نے لکھا ہے وصیت کی اس تشریح کے ماتحت بہت لوگوں کو ابتلاء آرہا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ جتنی وصیتیں اس تشریح کے بعد کی گئی ہیں اتنی کبھی پہلے نہیں کی گئیں۔ اگر ابتلاء کا یہی ثبوت ہے تو میں کہوں گا کہ ایسا ابتلاء روز روز آئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے بعد اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کفر ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ پس اگر جماعت کے ابتلاء کا یہی ثبوت ہے کہ بہت لوگ صحیح طریق پر وصیتیں کرنے لگے ہیں اور جنہوں نے پہلے 1/10 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی ان میں سے 1/4 اور 1/3 تک کی وصیتیں کررہے ہیں تو ایسا ابتلاء روز روز آئے۔ ہاں ایسا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے ابتلاء آیا ہے۔ مگر ابتلاء تو تب کہا جائے جب اس بارے میں کسی قسم کا جبر کیا جائے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ وصیت کے کرانے کے لئے جبر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نیکی ہے جو کرسکتے ہیں کریں۔ اگر کوئی کہے میں ظہر وعصر کی چار رکعت فرض نہیں پڑھ سکتا دو پڑھوں گا تو ہم اسے کہیں گے نماز پڑھنا چاہتے ہو تو چار ہی پڑھو اس میں فائدہ ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چلو تم دو یا ایک ہی رکعت پڑھ لو کیونکہ یہ کسی کو نمازی بنانے کے لئے کافی نہیں۔ نمازی کے لئے ضروری ہے کہ چار ہی پڑھے اسے کوئی ابتلاء نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح وصیت کے بارے میں احمدی کے لئے ابتلاء کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں تیسری کوئی نہیں۔ یا تو یہ کہ ہر ایک احمدی کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور وصیت کرے تب کمزور لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آمدنی اتنی نہیں کہ ہم وصیت کرسکیں۔ مگر وصیت کرنا تو اپنی مرضی پر ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے ایمان کا معیار نہیں ہے۔ ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی کہے میں خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ خدا کے سچے نبی ہیں اور اپنے زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود کو مانتا ہوں۔ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے اسے کوئی (۔) اور احمدیت سے نہیں نکال سکتا۔ اس کے اگر اعمال خراب ہوں تو اسے خدا تعالیٰ پکڑے گا مگر کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ اسے (۔) سے نکال دے۔ ہاں اگر وہ ان امور کا جن پر (۔) کی بنیاد ہے انکار کرے گا تو خود (۔) سے نکل جائے گا۔ البتہ مقررہ نظام سے آدمی کو نکالا جاتا ہے اگر وہ ایسا کام کرے جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ کوئی فتنہ برپا ہوتا ہو تو اسے جماعت سے علیحدہ کیا جاتا ہے مگر احمدیت سے نہیں نکالا جاتا اور جماعت سے نکالنے اور احمدیت سے علیحدہ کرنے میں فرق ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جب کسی کا بیٹا نافرمان ہوجائے تو اسے عاق کردیا جاتا ہے مگر یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ بیٹا ہی نہیں رہا۔ وہ نطفہ تو اسی کا ہوتا ہے ہاں مل کر کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے علیحدہ کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح جسے جماعت سے نکالا جاتا ہے اسے احمدیت سے نہیں نکالا جاتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔

تو وصیت کے متعلق اگر مجبور کیا جاتا ہو تب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھوکر کا باعث ہے یا جو روپیہ وصیت کا آتا ہو وہ کسی ایک شخص کی جائیداد بن رہا ہو۔ میرے لئے یا میرے بیوی بچوں پر خرچ ہوتا ہو تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے تو اس روپیہ کو دین کی اشاعت کے لئے خرچ کرنے کو کہا ہے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ پس اگر یہ روپیہ دین کے لئے لیا جاتا ہے اور دین پر خرچ کیا جاتا ہے تو پھر یہ کہنے سے کہ وصیت خاص لوگوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے ہے جو خاص قربانی کرکے خاص درجہ حاصل کریں تو اس میں ابتلاء کی کونسی بات ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ ایف۔اے میں اس طالب علم کو داخل کرتی ہے جو انٹرنس پاس ہو۔ اب کوئی انٹرنس تو پاس نہ کرے اور کہے گورنمنٹ مجھے ایف اے میں داخل نہیں ہونے دیتی اور مجھ پر بڑا ظلم کرتی ہے تو یہ ظلم کس طرح ہوا۔ جب تک ایف۔اے میں داخل ہونے کی شرط نہ پوری کی جائے اس وقت تک داخلہ کی اجازت کس طرح مل جائے؟

پس ابتلاء کی کوئی بات نہیں جس شخص نے یہ بات لکھی ہے اسے ابتلاء آیا ہو تو خبر نہیں لیکن اوروں کو نہیں آیا بلکہ وصایا میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

اس وقت میں پھر دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون سا کام کرے اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کررہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم 1/10 حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائیداد کی آمدنی پر ہے تو اس کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا جو ایفاء عہد کرتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ نمبر 370)

تحریک جدید کے لئے
مالی قربانی

تحریک جدید کے لئے اگرچہ مالی قربانی کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے تاہم سیدنا حضرت مصلح موعود کے چند ارشادات پیش نظر رکھے جائیں تو ان کی روشنی میں قربانی کا معیار آسانی سے مقرر کیا جاسکتا ہے۔ چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

1۔ ”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہوجائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی سے اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔“ (مطالبات ص 5)

2۔ حضور نے جب بھی نئے سال کا اعلان فرمایا تو آخر میں اکثر و بیشتر حسب ذیل الفاظ استعمال فرمائے۔

”تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔“

(سبیل الرشاد ص 210)

3۔ ”غرض ہمارا اشاعت (دین) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو بہر حال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے۔“ (ص 210)

ان ارشادات کی روشنی میں پہلا نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ احباب جماعت کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کے لئے قربانی کی دعوت دی جارہی ہے۔ دوسرے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی تا حد استطاعت ہونی چاہئے۔ تیسرے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت نئے سال میں سابقہ قربانی سے قدرے زیادہ قربانی پیش کرنی چاہئے۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ اپنے محبوب امام کی خدمت میں تحریک جدید کے لئے پیش کی جانے والی مالی قربانی تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ اس مقدس تحریک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء پورا کرنا مقصود ہے کہ ”میں تیری (..........) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ دوسرے ارشاد میں توجہ دلائی گئی ہے کہ اس مہم میں تا حد استطاعت قربانی پیش کرنی چاہئے۔ تیسرے ارشاد میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پاکیزہ مہم کے اخراجات ہر سال بڑھتے جائیں گے۔ اس لئے ہر قربانی گزشتہ سال کی نسبت زیادہ ہونی چاہئے۔

ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے جملہ افراد جماعت وقت اور عالمگیر مہم کی وسعت کے مطابق پورے خلوص کے ساتھ اپنی قربانی اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 10 جنوری 2006ء

12-25 am	لقاء مع العرب
1-25 a.m	طب وصحت
2-00 a.m	چلڈرنز کارنر
2-15 a.m	چلڈرنز کلاس
3-20 a.m	تقریر جلسہ سالانہ
3-55 a.m	خطبہ جمعہ
5-05 am	تلاوت،درس،خبریں
6-00 am	عربی سیکھئے
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	نیویارک سروس
8-35 am	سوال وجواب
9-50 am	یادیں
11-00 am	تلاوت،درس،خبریں
11-55 am	چلڈرنز کلاس
12-55 pm	عربی سیکھئے
1-25 pm	سوال وجواب
2-55 am	انڈونیشین سروس
3-55 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت،درس،خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
8-00 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
8-20 pm	چلڈرنز کلاس
9-25 pm	عربی سیکھئے
9-55 pm	سوال وجواب
11-25 pm	عربی سروس

بدھ 11 جنوری 2006ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-40 am	چلڈرنز کلاس
2-40 am	یادیں
3-40 am	خطبہ جمعہ
4-35 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 am	تلاوت،درس حدیث،خبریں
6-20 am	چلڈرنز کارنر
6-45 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
7-15 am	مشاعرہ
9-00 am	عیدالاضحی براہ راست (Live)
11-00 am	تلاوت،درس حدیث،خبریں
12-05 pm	سوال وجواب
3-00 pm	خطبہ عیدالاضحی دوبارہ
5-10 p.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
6-10 pm	عیدملن پروگرام (پاکستان)
7-55 pm	مشاعرہ
9-00 p.m	عیدالاضحی دوبارہ
11-10 p.m	عربی سروس

جمعرات 12 جنوری 2006ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
1-00 a.m	مشاعرہ
2-20 a.m	عیدالاضحی دوبارہ ٹیلی کاسٹ
4-25 a.m	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
5-05 a.m	تلاوت،درس،خبریں
6-10 a.m	چلڈرنز کارنر
6-40 a.m	لقاء مع العرب
7-40 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
8-55 a.m	ترجمۃ القرآن
10-00 a.m	راہ ہدایت
11-05 a.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
12-05 p.m	چلڈرنز کلاس
1-10 p.m	المائدہ
1-40 p.m	ملاقات پروگرام
2-45 p.m	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	پشتو مذاکرہ
5-05 p.m	تلاوت،درس،خبریں
6-05 p.m	بنگالی سروس
7-10 p.m	ترجمۃ القرآن
8-15 p.m	راہ ہدایت
8-45 p.m	دورہ حضور انور ایدہ اللہ
9-50 p.m	ملاقات پروگرام
10-50 p.m	چلڈرنز کارنر
11-25 p.m	عربی سروس

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔“ (روزنامہ الفضل 27/اگست 1969ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اخبار کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات وتجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات وقلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

ولادت

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کلو پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری پیاری بیٹی مکرمہ نائلہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب مقیم جرمنی کو تین بیٹیوں کے بعد مورخہ 24 دسمبر 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام تبارک احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف چک نمبر 214/9-R ضلع بہاولنگر کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ نیک صالح، خادم دین، اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرم صابر حسین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام زکیدہ پروین سے تبدیل کر کے زکیدہ چوہدری رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے زکیدہ چوہدری لکھا و پکارا جائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم بشارت صاحب انصاف واچ ہاؤس تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم صوفی محمد صدیق صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 26 نومبر 2005ء کو کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد بعمر 80 سال وفات پا گئی ہیں مرحومہ کی نماز جنازہ 27 نومبر کو بیت المہدی گولبازار میں بعد نماز عصر محترم قیصر محمود صاحب قریشی نے پڑھائی بعدازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور محترم محمد طفیل صاحب گھمن مربی سلسلہ نے دعا کروائی مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ ملنسار اور غریب پرور تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹے خاکسار، مکرم نسیم احمد صاحب، مکرم ذہین احمد صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ، مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حیات شمس کیلئے معلومات درکار ہیں

مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اپنے والد حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب ”خالد احمدیت“ کے حالات زندگی تحریر کر رہا ہے تاکہ جلد مرتب کر کے شائع کئے جائیں۔ اگر کسی صاحب کے پاس ان کی سیرت کا کوئی واقعہ یا تحریر ہو یا ذکر خیر کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہوں تو درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

E.mail:ahmadmirzatahir@gmail.com

muniruddinshams@hotmail.com

نکاح و تقریب شادی

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مدثر حفیظ طاہر صاحب ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ کی تقریب شادی 11 دسمبر 2005ء کو جڑانوالہ میں منعقد ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان مکرم محمد ارشد اعجاز صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ مکرمہ فرینہ کنول صاحبہ بنت مکرم رائے نذیر احمد کھرل صاحب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بمبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے روز 12 دسمبر 2005ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ اس موقع پر محترم چوہدری محمود احمد کاہلوں صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 048-3713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

خبریں

قومی اخبارات سے

ربوہ اور گردونواح میں بارش سال نو کے پہلے دن ملک کے مختلف حصوں کی طرح ربوہ اور گردونواح میں بھی موسم سرما کی پہلی بارش ہوئی اور یہ سلسلہ دن کے مختلف اوقات میں ہلکی بوندا باندی کے ساتھ جاری رہا۔ موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے شہر اور اس کے مضافات میں سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے موسم ابر آلود ہونے اور مزید ہلکی بارش کی اطلاع دی ہے۔

گیس کی قیمتوں میں اضافہ حکومت نے گیس کی قیمتوں میں اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یکم جنوری سے اس پر عمل درآمد کر دیا گیا ہے۔ گھریلو صارفین کیلئے 9.50 فیصد جبکہ کمرشل اور صنعتی صارفین کیلئے 15.51 فیصد اضافہ کیا گیا۔ کھاد کے کارخانوں کیلئے گیس کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا گیا۔

حنیف رامے انتقال کر گئے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ و سابق سپیکر محمد حنیف رامے بعمر 75 سال یکم جنوری 2005ء کو انتقال کر گئے۔ 1970ء کے عام انتخابات میں لاہور سے رکن پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے۔ بھٹو دور حکومت میں 1972ء میں پنجاب کے وزیر خزانہ اور 1974ء میں وزیر اعلیٰ پنجاب بنائے گئے۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر سے اختلافات کے باعث انہیں ذوالفقار علی بھٹو نے وزارت اعلیٰ سے الگ کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے پیپلز پارٹی چھوڑ دی اور پیر پگاڑا کی سربراہی میں مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ 1975ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر سینٹر بنے انہوں نے اپنی جماعت مساوات پارٹی بنائی تاہم 1977ء میں جنرل ضیاء الحق کا مارشل لاء لگنے کے بعد امریکہ چلے گئے اور ضیاء دور میں ہی پاکستان واپس آئے۔ 1986ء میں بے نظیر بھٹو کی پاکستان واپسی پر پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔ 1993ء سے 1996ء تک سپیکر پنجاب اسمبلی رہے۔ انہوں نے متعدد کتب لکھیں۔ جن میں پنجاب کا مقدمہ، اسلام کی روحانی قدریں اور دب اکبر نے بہت شہرت حاصل کی۔

عیدالاضحیٰ 11 جنوری کو ہوگی ذی الحجہ کا چاند نظر آ گیا ہے عیدالاضحیٰ 11 جنوری بروز بدھ ہوگی۔ اس بات کا اعلان رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کیا۔ حکومت سعودی عرب کے اعلان کے مطابق امسال حج 9 جنوری کو ہوگا اور عیدالاضحیٰ 10 جنوری کو ہوگی۔

فرانس میں نسلی فسادات فرانس میں ایک بار پھر نسلی فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ سال نو کے موقعہ پر نوجوانوں نے سینکڑوں کاروں کو آگ لگا دی۔ شہر تولوسو میں ایک سکول اور پیرس میں ثقافتی مرکز جلا دیا گیا۔ سال نو کی تقریبات میں پولیس اور نوجوانوں میں جھڑپیں ہوئیں جنوبی فرانس میں نوجوانوں نے آگ بجھانے والے عملے پر بھی پتھراؤ کیا۔

ربوہ میں طلوع و غروب 3 جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

ماشاء اللہ گیزر
طالب دعا: ...
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH Shop:047-6213649Res:6211649

گجر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائر کنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
7353105
طالب دعا: انعام اللہ
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ بیٹالہ گراؤنڈ لاہور
Email:uepak@hotmail.com

انجینئر - اب اور بھی سائنٹیفک ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
047-6211510 شوروم چوک 049-4423173 ربوہ

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1 - لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

Pride Tours رینٹ اے کار نئی گاڑیاں کرایہ پر
دستیاب چوبیس گھنٹے سروس احمدی حضرات کیلئے خصوصی رعایت
90H کمرشل ایریا ڈیفنس لاہور فون: 042-5729217
0300-4835265 رابطہ ربوہ: 0300-7713289

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA
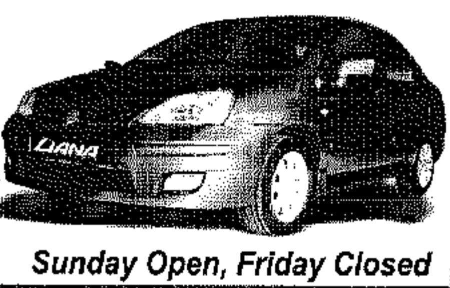
Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون: 5162622، 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ، نزد جناح سپتال فیصل ٹاؤن لاہور

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل 70CC
نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلیوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز مینجر PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکرم

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

C.P.L 29-FD